رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۵ | مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۹۲۰ء | مطابق ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا شملہ سے دارالامان تشریف لے آئی ہیں ٭

عید اضحی ۲۶ اگست کو ہوئی۔ نماز عید حضرت اقدس کے باغ میں پڑھی گئی۔ اور خطبہ جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

مولوی محمد حفوظ الحق صاحب۔ شیخ چراغ دین صاحب۔ اور مولوی جلال الدین صاحب کلانور اور میر قاسم علی صاحب و مہاشہ فضل حسین صاحب بنوڑ ریاست پٹیالہ تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ٭

ان دنوں دو تین بار ایک کرایہ کی موٹر لاری بٹالہ سے قادیان تک آ جا چکی ہے۔ جو ایک سکھ صاحب کی ہے۔ فی الحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مستقل طور پر اس کے چلانے کا انتظام ہوگا یا نہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاعات

اور

روزانہ ڈائری از ڈلہوزی

(نوشتہ جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے)

۲۲۔ اگست ۱۹۲۰ء۔ کل سارا دن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سلمہ اللہ تعالیٰ کو بخار رہا۔ درجہ حرارت ۱۰۴ تک ہو گیا تھا۔ حرارت گرتی اور چڑھتی رہی۔ جب تک حضور جاگتے رہتے۔ بخار کم ہو جاتا۔ مگر نیند کے ساتھ حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ کل شام سات بجے کے قریب سول سرجن صاحب کو بلایا گیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ یا موسمی تپ ہے۔ یا ٹائیفائڈ ہے۔ لیکن کامل تشخیص کے لئے آج حضور کے خون اور قارورہ کا معائنہ کیا جائیگا۔

الحمد للہ آج صبح حضور کو تپ بالکل نہیں ہے اور درجہ حرارت 97.2 ہے۔ جو نارمل ہے۔ مگر ضعف بہت ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو بہت جلد کامل صحت عطا فرما دے ٭

۲۳۔ اگست ۱۹۲۰ء۔ کل تمام دن حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ حرارت بالکل نہ تھی۔ ۱۱ بجے کے قریب سول سرجن صاحب پھر تشریف لائے۔ اور حضور کے قارورہ کا معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں Remittent Malaria ملیریا یعنی موسمی تپ ہے۔ ایک قطرہ حضور کے خون کا وہ لے گئے ہیں۔ اس کے معائنہ کے بعد تشخیص مکمل ہوگی ٭

بعد از نماز مغرب حضور نے باتوں باتوں میں فرمایا لوگوں کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ کہ حافظ معین الدین (مرحوم)

حافظ حامد علی (مرحوم) بابا روڑا (مرحوم) وغیرہ دنیا میں کیا کام کر گئے ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کی کس قدر انھوں نے خدمت کی ہے۔ دنیا کو ان کی کچھ خبر نہیں وجہ یہ کہ اخباروں میں ان کا کچھ ذکر نہیں آیا۔ اسی طرح اگر ابو ہریرہ اور حسان بھی اس زمانے میں ہوتے۔ تو ان کا بھی یہی حال ہوتا۔

حافظ معین الدین مرحوم کے متعلق فرمایا کہ وہ دودھ لینے جاتے اور راستہ میں پتہ لگتا کہ فلاں شخص کو فاقہ ہے وہیں سے اپنی خوراک اس کو دے آتے اور گھر آ کر سو رہتے۔ بابا روڑا مرحوم کا ذکر آیا۔ تو فرمایا۔ کہ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے مخلصین میں سے تھے۔ بیعت کے وقت سے پہلے سے ان کو حضرت صاحب سے محبت تھی۔ بہت دفعہ حضرت صاحب سے بیعت کے لئے کہا کرتے تھے۔ لیکن آپ جواب دیا کرتے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا۔ تو بیعت لی جائیگی۔ بابا مرحوم عرض کیا کرتے۔ کہ اچھا پھر سب سے پہلے میری بیعت لیں۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا۔ تو حضرت صاحب نے ان کو خط لکھا۔ بھاگتے ہوئے اپنے افسر کے پاس گئے۔ اور کاغذات وغیرہ اس کے سپرد کئے۔ اور کہا کہ اگر چھٹی مل جائے۔ تو بہتر ورنہ میں تو ضرور جاؤں گا۔ اور وہیں سے لدھیانہ آ کر پانچویں یا چھٹے نمبر پر انہوں نے بیعت کی۔ حضرت صاحب سے اکثر درخواست کیا کرتے تھے۔ کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ ایک دفعہ حضرت صاحب یونہی بغیر اطلاع کپورتھلہ کو چل پڑے۔ حضور کے ساتھ یکہ میں ایک سخت مخالف بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بابا روڑا سے جا کر کہا کہ جا تیرا مرزا آ رہا ہے۔ اب بابا مرحوم کو اس کا اعتبار نہ آئے۔ کہ اس قدر عظیم الشان شخص کس طرح کپورتھلہ آ سکتا ہے۔ دوسری طرف محبت ان کو کھینچے لئے جائے کہ شاید حضور تشریف لے آئے ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس مخالف کو سخت گالیاں نکالنی شروع کر دیں کہ تو جھوٹ بکتا ہے۔ اور ننگے سر اور ننگے پیر بھاگے کہ شاید تشریف لے آئے ہوں۔ مگر تھوڑی دور جا کر پھر کھڑے ہو گئے۔ اور اس کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں مگر پھر محبت نے کھینچا۔ اور یکہ خانہ کی طرف بھاگے غرض اس طرح جب تک وہ مخالف ان کے سامنے رہا ایسا ہی کرتے رہے۔ حتیٰ کہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے سے تشریف لا رہے ہیں۔ پھر تو باغ باغ ہو گئے۔

فرمایا۔ ایک دفعہ بابا روڑا اپنی وفات سے قریباً دو سال پہلے بیمار ہو گئے۔ اور علاج نہ کرائیں۔ بہتیرا لوگوں نے سمجھایا مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ یہی کہیں کہ مدت کے انتظار کے بعد یہ بیماری آئی ہے۔ اب ہمیں چلنے دو۔ جس طرف ہمارے پیارے گئے ہوئے ہیں۔ مجھ کو خبر ہوئی تو میں نے جا کر جبراً دوا دی۔ اور ان کو آرام آیا۔

فرمایا۔ میاں محمد خان صاحب بھی بہت پرانے مخلصین میں سے تھے۔ ان لوگوں کے متعلق حضرت صاحب کو الہام ہوا تھا۔ اور ان کے پاس حضرت صاحب کی ایک تحریر تھی کہ قیامت کے دن یہ لوگ میرے ساتھ ہونگے۔ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک ہی شخص ہے جس نے مجھے شکست دی ہے۔ اور وہ میاں محمد خان صاحب ہیں۔ بشیر اول کے فوت ہونے پر لوگوں نے حضرت صاحب کو بہت سے خطوط لکھے۔ مولوی صاحب نے لکھا کہ اگر اس وقت میرا اپنا بیٹا مر جاتا۔ تو میں کچھ پروا نہ کرتا۔ مگر بشیر اول فوت نہ ہوتا۔ اور لوگ اس ابتلاء سے بچ رہتے۔ اور ساتھ ہی لکھا کہ اگر اس قسم کا کوئی اور خط بھی آیا ہو تو اس سے آگاہ فرما دیں۔ اس پر حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو وہ خط بھیجے۔ جنہیں سے ایک میاں محمد خان صاحب کا تھا انھوں نے لکھا تھا کہ اگر میرا ہزار بیٹا ہوتا اور وہ سب کے سب ذبح قتل کر دیا جاتا۔ تو مجھے اس کا افسوس نہ ہوتا۔ ہاں بشیر کی وفات سے لوگوں کو ابتلاء نہ آتا۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں یہ خط پڑھ کر سخت ہی شرمندہ ہوا۔

پھر فرمایا۔ اصل میں ہماری جماعت نے اس اصول کو سمجھا نہیں۔ ہم سمجھا سکے۔ سمجھا تھا۔ سورج اپنے satellites کے ساتھ اچھا لگتا ہے۔ چاند کی شان اس کے ارد گرد گھومنے والے ستاروں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح شمع پروانہ سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شمع کتنی بھی تعریف کرے جب تک جا کر لوگ یہی سمجھیں گے کہ مبالغہ ہے۔ لیکن ان کے خدام کے حالات بتائے جائیں اور بتایا جائے۔ کہ ان کو حضور کے ساتھ کس قسم کا تعلق تھا۔ تو خواہ مخواہ دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ ضرور کچھ بات ہوگی۔

فرمایا۔ ایک شخص نے ایک دفعہ حضرت صاحب کی چند پیشگوئیوں پر اعتراض کیا۔ میں نے اس کو کہا کہ تم تو ایک دو پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہو۔ اگر ساری کی ساری پیشگوئیاں بھی بظاہر جھوٹی معلوم ہوتیں۔ تو بھی ہم تیری بات نہ مانتے جس نے خود اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہو اور وہ چیز پائی ہو۔ جس کی اس کو تلاش تھی۔ تو وہ خواہ اس کو ہزار دلیل دی جاتی۔ اس کی کیا پرواہ کر سکتا ہے۔ ہم نے انکی آنکھوں میں وہ نور دیکھا ہے۔ جو ہمارے دل کے اندر سے ہرگز نہیں نکل سکتا۔ اور ہم کسی طرح بھی اس سے دور نہیں ہو سکتے۔

رات گو بخار نہ تھا۔ لیکن ۳ بجے تک حضور سو نہیں سکے اور سخت بیقراری رہی۔ سر درد کا دورہ ہو گیا تھا۔ اور دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ ۳ بجے کے قریب حضور آرام سے سو گئے۔ اور صبح آنکھ کھلی نبض دیکھی تھی۔ ۸۲ تھی۔ مگر ضعف بہت ہے۔

آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ڈاکٹر میر اسمٰعیل صاحب کی انتظار تھی انہوں نے رات ہی پہنچ جانا تھا لیکن پرنیچ ہلے سے چونکہ موٹر بدلتی ہے۔ اور ادھر کی موٹر کو کچھ دیر ہو گئی۔ اس لئے وہ موٹر واپس ڈیرے چلی گئی اس طرح رات وہ پہنچ نہ سکے۔ اور صبح دس بجے بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت کے لئے خاص طور سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۵ - اگست ۱۹۲۶ء - حضرت کی طبیعت خدا کے فضل سے اب بہت اچھی ہے۔ کل رکشا میں سوار ہو کر حضور سیر کو تشریف لے گئے تھے۔ قریباً بارہ میل کا چکر لگا کر واپس آ گئے۔ آج پھر سیر جانے کی طیاری ہے۔ بخار بالکل نہیں ہوا۔ کمزوری دور ہو رہی ہے۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۷ کالم ۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۳۰ اگست ۱۹۲۰ء

تحریک ہجرت کے انجام سے عبرت

دُنیا میں مشکلات اور مصائب ہر قوم پر آتی ہیں اور آتی رہینگی۔ ایک وقت میں جس قوم کا ستارہ اقبال نہایت بلندی پر درخشاں ہوتا ہے۔ دوسرے وقت میں وہی تحت الثریٰ میں گر پڑتی ہے۔ ایک وقت میں جس قوم کے نام سے اس کے دشمن تھراتے اور چکراتے ہیں۔ دوسرے وقت میں وہ اسی کو پاؤں کے نیچے مسلنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ ایک وقت میں دنیا جن کے نام کا کلمہ پڑھتی ہے۔ دوسرے وقت میں ان کا نام نہایت ہی ذلت و حقارت سے لیتی ہے۔ اس ہیرا پھیری کے مطابق موجودہ زمانہ میں جو لوگ سب سے زیادہ ہدف مصائب و مظالم بن رہے ہیں۔ وہ مسلمان کہلانیوالے ہیں۔ مسلمانوں پر ترقی اور عروج کے دن آئے۔ اور اس طرح اور اتنی جلدی آئے کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ لیکن آہ! اب وہ زمانہ بھی آگیا۔ کہ وہی لوگ جن کی مسلمانوں کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہ تھی جو مدتوں مسلمانوں کی خدمت گذاری اور اطاعت شعاری اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتے رہے۔ اور جو برسوں مسلمانوں کے رحم پر اپنی زندگی کا انحصار قرار دیتے رہے۔ انہیں کچلنے مسلنے۔ تباہ و برباد کرنے حتیٰ کہ بے خانماں کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ مگر کوئی خوش ہو یا ناراض۔ ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس میں کسی کا قصور نہیں۔ یہ مسلمانوں کی اپنی بداعمالیوں اور بے دینیوں کا نتیجہ ہے۔ چونکہ انہوں نے وہ جوہر۔ وہ قوت اور وہ روح کھو دی۔ جس نے انہیں اوج رفعت پر پہنچایا تھا۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلنا تھا کہ قعر مذلت میں گر جاتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

یہ تو جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ لیکن نہایت ہی دریغ اور غم کی بات یہ ہے۔ کہ تباہی و بربادی کی اس خطرناک حالت تک پہنچ کر بھی اصل مرض کا علاج کرنے کا کسی کو خیال نہیں آتا۔ اور نہ ادھر کوئی متوجہ ہوتا ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے وہ راستے اور وہ طریق اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جو اس حالت کو بھی بد سے بدتر بنا رہے ہیں۔

سلطنت ٹرکی کے ساتھ جو سلوک ہوا ہے۔ وہ خواہ کتنا ہی دل دوز اور تکلیف دہ کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ کہ بجائے کوئی ایسا طرز عمل اختیار کرنے کے جو مفید اور نتیجہ خیز ہو۔ اپنے آپ کو اندھا دھند تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل بدقسمتی سے بیچارے مسلمانوں کو جو لیڈر اور راہ نما بنے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں اسی طرف لے جا رہے ہیں۔

گورنمنٹ سے قطع تعلقات کرنے کے جو درجے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان سے تباہ کن نتائج اگر یہ اس وقت رونما ہونگے۔ جب کہ ان پر عملدرآمد شروع کیا گیا لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ وہ "تحریک ہجرت" کے اس افسوسناک انجام سے جس کے متعلق ہم ذیل میں کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ عبرت حاصل کر کے وہ وقت ہی نہ آنے دیں۔ جب انہیں قطع تعلقات کے تلخ تجربہ پر دست تاسف ملنے پڑیں۔

عوام الناس جو نہ تو واقعات کا صحیح اور پورا علم رکھتے ہیں۔ اور نہ دور اندیشی اور عاقبت بینی کے خوگر ہوتے ہیں۔ ہمیشہ سے ایسے لوگوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوتے رہے ہیں۔ جو ان کو اپنی نفسانی اغراض اور ذاتی منافع کے حصول کا آلہ بنا کر انہیں مشکلات اور مصائب کا شکار بناتے ہیں۔ اور ہم بڑے افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ تحریک "ہجرت" کا بھی یہی رنگ ڈھنگ ہے۔ بیچارے عوام کو اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ مشتعل کر کے اپنا وطن ترک کرنے پر آمادہ کر دیا گیا اور اسپر تارکان وطن کو کابل کی طرف سے رعایات ملنے کے اعلان نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ غالباً سلطنت کابل کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ ہوگا۔ کہ اس کی دعوت کو اسقدر وسیع سمجھ لیا جائیگا۔ لیکن واقعات نے بتا دیا۔ کہ اس نے ایسی وسعت اختیار کی۔ جو خود کابل کے لئے مشکلات کا موجب بن گئی۔ اسپر اول اول تو اشارۃً ان تارکان وطن کو حدود کابل میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ جیسا کہ افغانستان کے اخباروں کے مختلف اعلانات سے ثبوت ملتا ہے۔ لیکن جب اس طرح کوئی اثر نہ ہوا۔ اور عوام الناس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی دن بدن زیادہ تعداد میں جانے لگے۔ تو وہی ہوا۔ جو لازماً ہونا تھا۔ کہ سلطنت کابل نے سرکاری ذرائع سے اعلان کرا دیا۔ کہ کسی کو حدود کابل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ اب کوئی ہجرت کے خیال سے نہ آئے۔

یہ اعلان کرنے کو تو کر دیا گیا۔ لیکن اب کوئی ان سے پوچھے۔ جو اپنا گھر بار بیچ کر مال و اسباب تباہ و برباد کر کے کھیتیاں اجاڑ کر "ہجرت" کے خیال سے گھروں سے نکل چکے ہیں۔ اور آگے بڑھنے سے روک دئے گئے ہیں۔ ان کی دردناک حالت ایک اخبار کے نامہ نگار مقیم سرحد کے حسب ذیل الفاظ سے کچھ اندازہ ظاہر ہو سکتی ہے۔ جو لکھتا ہے۔

"بارہ ہزار مہاجر خیبر درہ سے پشاور میں واپس آگئے ہیں۔ اور کمال بے بسی اور عاجزی کی حالت میں گلی کوچوں میں آوارہ اپنی بدبختی کو رو رہے ہیں اور افغانوں اور ہندوستانی لیڈروں پر ہزار لعنت بھیج رہے ہیں۔ وہ اپنے دیہات کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ مگر سنا گیا ہے۔ کہ نئے مالکان زمینوں کے دگنے دام مانگ رہے ہیں۔"

یہ تو صرف ایک قافلہ کا ذکر ہے۔ اسکے علاوہ نامعلوم اور کسقدر لوگ مصائب اور آلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ [illegible] ایک حسب ذیل پشاور کی اطلاع شائع ہوئی ہے کہ:

"امیر افغانستان نے [illegible] احکام [illegible] مہاجرین کے چھوٹے چھوٹے قافلے افغانی حدود [illegible] ہونے کی کوشش کر رہے ہیں [illegible]

مہاجرین لنڈی کوتل کے آگے کی اپنی مصائب کی دردناک داستان سناتے ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ مہاجرین کو روکنے کے لئے افغانی حکام نے درہ خیبر پر مضبوط سدباب قائم کر دی ہے "

یہ تو ان بیچاروں کی حالت ہے۔ جو نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔ لیکن وہ جو کابل میں داخل ہو چکے ہیں ان کی حالت ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے :-

" افغانستان میں ہندی مہاجرین تہا جبل السراج میں مقیم ہیں۔ وہ اپنی حالت اسیری پر اسقدر نادم ہیں۔ کہ وہ انتہائی سزا کے عوض میں بھی واپس آنے کو آمادہ ہیں۔ چند مہاجرین کو نہایت قلیل اور ناکافی تنخواہ پر فوج میں بھرتی کر لیا گیا ہے "

ایک دوسری اطلاع یہ ہے کہ :-

" امیر صاحب نے بعض مہاجرین کو ترکستان میں بھیجا ہے۔ جہاں ہندوستانی نوآبادی قائم کی جائیگی۔ یہاں کی آب و ہوا خراب ہے۔ اور پانی کمیاب "

ان اطلاعات سے باسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو لیڈروں کے پیچھے لگ کے اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر غریب الوطن ہو چکے ہیں۔ وہ کیسی اندوہناک حالت میں اور کس قدر رنجدہ مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کوئی سخت سے سخت دل کا انسان بھی ان بیچاروں کے مصائب اور آلام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (جن کے متعلق سلطنت کابل بالکل بری الذمہ ہے کیونکہ اسپر ناقابل برداشت بوجھ ڈال دیا گیا) لیکن افسوس کہ لیڈری کا دعوےٰ کرنے والوں کے دل تا حال نہیں پسیجے۔ اور وہ ابھی تک نہ صرف اس ترک وطن کی رو کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہے۔ بلکہ عوام کو اور بھڑکا رہے ہیں۔ ایک طرف تو امیر افغانستان کی طرف سے روکنے کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اُسے " فرضی اور جعلی ہے " کہا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف خاص طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ :-

" پنجاب خلافت کمیٹی کو تیقن ہے۔ کہ جو فرمان اعلیٰ حضرت امیر افغانستان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کے کچھ اور معنی بھی نکل سکتے ہیں اور یہ قیاس ہی بے سر و پا ہے کہ جو مسلمان ہند معاہدہ ترکی کی غیر منصفانہ شرائط اور خلافت کے تجزیہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہندوستان کی سکونت ترک کر رہے ہیں۔ انہیں پناہ گزینی کے حق سے دفعتہً محروم کر دیا گیا ہے "

اس قسم کے اعلانات کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ترک وطن کے جوش کو ٹھنڈا نہ ہونے دیا جائے۔ اور عوام کو مصائب کا شکار بنا کر ملک میں ہلچل پیدا کی جائے۔ لیکن عوام کو چاہیئے۔ کہ اپنے نفع و نقصان کو خوب اچھی طرح سوچ لیں۔ اور اندھا دھند ان لوگوں کے پیچھے نہ چلیں۔ جو صرف دوسروں کو اشتعال دلانا جانتے ہیں۔ اور خود کچھ نہیں کرتے ایسے لوگ ان کے دوست نہیں۔ بلکہ دشمن ہیں۔ جو دراصل انہیں مصائب میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرنا چاہتے ہیں ؎

ہمارے مخالفین نے ہمارے متعلق عوام کو یہ بتا رکھا ہے۔ کہ ہمیں مسلمانوں کے قومی رنج و غم دکھ اور تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ لیکن صرف اسی ایک امر سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہم کس قدر مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور کتنی ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔

اسوقت جبکہ ابھی "ہجرت" کا سوال ہی اٹھا تھا ہمارے امام نے اس مجلس کے اراکین کو جو معاہدہ ترکی پر غور کرنے کے لئے الٰہ آباد منعقد ہوئی تھی۔ جہاں اسی موقع پر ہندوستان سے ہجرت کرنے کو مذہبی طور پر ناجائز بتایا تھا۔ وہاں اس کے مضرات سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اور صاف طور پر فرمایا تھا کہ اس سے "سوائے اپنی ہنسی کرانے اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہونے کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلیگا "

لیکن اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی جس کا بالآخر جو نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے۔ اب عقلمندی اور دانائی اسی میں ہے کہ اس کا نام بھی نہ لیا جائے۔ اور اس کے تلخ تجربہ سے جو سبق حاصل ہوا ہے۔ اس سے قطع تعلقات کے مقرر کردہ مدارج کے معاملہ میں فائدہ اٹھایا جائے ؎

ہلاکو، نادر، درانیؒ کی کے اقوال کے مقابلہ میں افعال

لکھا ہے جب وقت نادر شاہ ایرانیوں کے ٹڈی دل لشکر کے ساتھ مغلیہ خاندان کی لٹی ہوئی بہار کو پامال کرنے کے لئے آندھی کی طرح بڑھا چلا آ رہا تھا تو اس نے کابل سے اپنے سفرا دلی کے رنگیلے بادشاہ محمد شاہ کے دربار میں بھیجے مگر ان کی کون سنتا تھا۔ سرکار تو ہر وقت رنگ رلیوں میں مصروف تھے۔ اسپر نادر نے اپنی فوجوں کو ہندوستان کی طرف حرکت دی اور آخری سفیر اتمام حجت کے لئے آیا۔ مگر نامۂ نادری محمد شاہ کو اسوقت ملا۔ جبکہ بادشاہ سلامت شراب نوشی میں مصروف تھے۔ انہوں نے بڑی آن بان کے ساتھ خط کو شراب میں ڈبو دیا اور کہا

"این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ "

اسی طرح لکھا ہے۔ جب بغداد کی تباہی کے لئے ہلاکو صاعقۂ غضب بنکر آیا۔ تو مستعصم باللہ بھی ایسے ہی مشاغل میں پایا گیا۔ مگر دور کا کیا مذکور ہمارے ہندوستان میں ہی ایک اور مثال ہے کہ نوابان اودھ کا آخری تاجدار مصروف رقص تھا۔ جب انگریزی افواج نے لکھنؤ پر قبضہ کیا۔ یہ مدت کی باتیں ہیں جنہیں امتداد زمانہ نے بہت سے لوگوں کے ذہن سے مٹا دیا ہے۔ اس لئے انہیں جانے دیجئے اور حال کے واقعات دیکھئے۔ سلطان وحید الدین موجودہ فرمانروائے ترکی نے فرمایا تھا کہ اگر اسی عہدنامہ کو منظور کرنے پر اصرار کیا گیا۔ جو اتحادیوں نے تیار کیا ہے۔ تو میں منظور کرنے کی بجائے تخت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ اور ولیعہد ترکی نے بھی اسی قسم کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ مگر جب ترکی تمام شد۔ تو نہ سلطان تخت سے علیحدہ ہوئے۔ اور نہ ولیعہد نے ولیعہدی چھوڑی۔ انا للہ۔ یہ تو ہوئی بادشاہوں کی باتیں۔ لیکن ان بادشاہوں کی ہمدردی میں ہمارے مسلمان بھائی جب لیکچر بازی پر آتے ہیں۔ تو خیال ہوتا ہے کہ آسمان میں شگاف کر دینگے۔ اور زمین کو الٹ دینگے۔ لیکن ان ہنگامہ آرائیوں کا نتیجہ کچھ نہ پوچھئے۔ ان کے منتخب نمائندے یورپ میں جاتے ہیں تو رقص عریان کی نظارگی کرتے ہیں۔ اور جو یہاں ہیں۔ وہ حسب کتاب کے چکر میں پڑ کر کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ اور باقیوں کے احساس درد اور زخمی ہونے اور خونچکانی کی یہ حالت ہے کہ :-

وہ جس دن لاہور میں یہ خبر آئی کہ ترکوں نے اپنی فرمانبرداری پر دستخط کر دیئے ہیں - ٹھیک اس وقت جب کہ لاہور کے روزانہ اخبارات کے ذریعہ اس خبر نے ہر دردمند مسلمان کو وقف الم کر رکھا تھا - اخبار فروشوں کے اڈے کے پاس ہی ایک خانقاہ کے احاطہ میں قوالی ہو رہی تھی - قوالی میں عموماً عارفانہ کلام پڑھا جاتا ہے - لیکن اس قوالی میں جو غزل پڑھی جا رہی تھی - اس کا صرف ایک شعر یاد رہ گیا کہ

شب وصل یوں مجھ سے جھنجلا کے بولے

نہ چھیڑو ہمیں نیند آئی ہوئی ہے

انگیا - جوبن - بوسہ - گالی - اس قسم کی ہزلیات کا ذکر بھی اکثر شعروں میں تھا - یہ اس مقام کے مسلمانوں کا حال ہے - جہاں خلافت کمیٹی کا مرکز ہے - جہاں گاندھی اور شوکت علی قومی اور ملکی دکھڑے بیان کرتے ہیں - جہاں ایک درجن کے قریب اخبار روزانہ چھپتے ہیں - جہاں خلافت کے جلسوں میں چالیس پچاس ہزار تک مجمع ہو جاتا ہے - جہاں اللہ اکبر اور بندے ماترم کے نعروں سے لیکچرار اور واعظ کا دل بلیوں اچھل جاتا ہے - افسوس" (کشمیری میگزین ۱۴ - اگست)

اب غور کرنا چاہیئے - کہ جس قوم کی یہ حالت ہو - وہ بھلا دنیا میں کیا زندہ رہیگی ؟ یا اسے زندہ رہنے کا کیا حق حاصل ہے ؟ تفریح کے مشاغل جرم نہیں - گناہ نہیں - لیکن یہ کہاں کی تفریح ہے - کہ گھر میں مردہ پڑا ہو - اور گھر والے کھیل میں مصروف ہوں اور پھر ایسی کھیل -

بتایئے کیا ان حالات میں بھی کسی دینی مصلح کی ضرورت نہیں ؟

غیر مبایعین کے گھر میں اختلاف

۱۴ - اگست کا اخبار کشمیری میگزین "ضرورت ہجرت کی نہیں اشاعت اسلام کی ہے" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-

"خواجہ کمال الدین صاحب نے جو لاہوری احمدی جماعت کے سرکردہ رکن ہیں - کشمیر سے واپس آکر ۶ - اگست کو ہجرت کے متعلق ایک وعظ کے دوران میں کہا - ہم اس ہجرت کے قائل نہیں جو آج کل ہو رہی ہے - مال سے ہجرت کر کے زکوٰۃ نہیں دیتے - کھانے پینے سے ہجرت کر کے روزے نہیں رکھتے - ایسے تمام لوگ جنہوں نے دین کو کھیل بنا رکھا ہے - ہجرت کی اصلیت سے بالکل غافل ہیں - موجودہ ہجرت سے نہ ہی ہند میں کوئی بہتری کی امید نا کابل والوں کو ہماری ہجرت سے فائدہ - اس لئے اس وقت ضرورت ہجرت کی نہیں - بلکہ اشاعت اسلام کی ہے - خواجہ صاحب کی اس تقریر سے بہت سے لوگوں کو اختلاف ہوگا - مولوی صدرالدین صاحب (احمدی) نے جو لاہوری پارٹی کے رکن اعظم ہیں - کچھ عرصہ ہوا ہجرت کے حق میں وعظ کیا تھا - اسی وعظ میں مسٹر ظفر علی خاں نے بھی ایک لیکچر اس امر کے متعلق دیا تھا - جب گھر میں یہ اختلاف ہے - تو باہر کیا اثر ہو سکتا ہے - اشاعت اسلام کی ضرورت تو بے شک ہے - مگر آپ بیٹھے انگلستان میں اور جو لوگ ہندوستان کے بعض حصص کے مسلمانوں کی مذہبی غفلت سے بے خبر[1] ہیں - وہ کہتے ہیں - کہ سب سے زیادہ ضرورت مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی ہے"۔

کشمیری میگزین کو غیر مبایعین کے آپس کے اختلاف پر تعجب ہوگا - لیکن بات یہ ہے - کہ چونکہ ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو مجتہد سمجھتا ہے - اس لئے "نہیں مانتا کوئی کہنا کسی کا" ان پر صادق آتا ہے - یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ایک امام کی اطاعت میں نہیں رہ سکے - باقی رہا تبلیغ یورپ یہ ایک نہایت ضروری اور اہم کام ہے کیونکہ یورپ میں اسلام کے خلاف جو بُرے خیالات ہیں وہ اس ذریعہ سے دور ہو سکتے ہیں - ہندوستان کے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کیلئے خواجہ صاحب اور ان کے ہمخیال تو کچھ نہیں کر سکتے - کیونکہ وہ اپنی اغراض نفسانی کی خاطر مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے - برخلاف اس کے ہم مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی ضرورت سمجھتے ہیں - اور اس کے لئے کوشاں رہتے ہیں ؏

کونسل میں وائسرائے کی تقریر

امپیریل کونسل کے ۲۰ - اگست کے اجلاس میں لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے پرنس آف ویلز کے ہندوستان آنے کے التوا کے متعلق فرمایا - حال کے دورہ کی سرگرمیوں سے ہز رائل ہائنس کو اس قدر تکان ہو گیا ہے - کہ ان کیلئے کچھ عرصہ آرام کرنا ضروری ہے - اب ان کی بجائے شہنشاہ معظم کی طرف سے ڈیوک آف کناٹ جدید اصلاحات کا افتتاح کرنے کے لئے آئیں گے ؏

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا :- اس کے متعلق ہز میجسٹی کی گورنمنٹ نے جو فیصلہ صادر کیا ہے - اس سے کچھ لوگ مطمئن نہیں ہیں - اور انہوں نے واضح طور پر اپنی بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے - لیکن اس معاملہ کو تاریخ کے فتوےٰ کے حوالہ کرتا ہوں مجھے بھروسہ ہے کہ جہاں تک آنریبل ممبران کا تعلق ہے ان کی خواہش ہے - کہ گذشتہ را صلوٰۃ کہا جائے - اسلئے میں معترضین کو آج جواب دینا نہیں چاہتا - اور صرف مستقبل کی طرف اشارہ کروں گا ؏

شورش خلافت اور تحریک عدم تعاون کے متعلق کہا کہ "عدم تعاون کی یہ پالیسی اگر جاری رہی - تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا - کہ تمام قوم کو تکلیف پہنچے گی - اور سخت بدامنی کا اندیشہ ہے - لیکن ساتھ ہی یہ وجہ اظہار اطمینان کیا - کہ "تمام اہل الرائے اس پالیسی کو ناپسند کرتے ہیں"

افغانستان کے ساتھ اپنے تعلقات خوشگوار بتائے اور امید ظاہر کی - کہ بہت سے شبہات اور مشکلات دور ہو جائیں گی ؏

ہندوستان کی موجودہ حالت کے متعلق کہا - کہ اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - کہ بے چینی کی علامتیں موجود ہیں - لیکن یہ حالت ہندوستان سے ہی مخصوص نہیں - دنیا میں چاروں طرف یہی حال ہے ؏ ہندوستان میں گرانی ضرور ہے - لیکن بمقابلہ دوسرے ممالک کے پھر بھی بہت کم ہے - اور ہم بہت تیز رفتار کے ساتھ معمولی حالت کی طرف عود کر رہے ہیں ؏

---

[1] غالباً باخبر ہوگا - کتابت کی غلطی سے "بے خبر" لکھا گیا (الفضل)

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ۔ ۴ ۔ اگست ۱۹۲۰ء)

احمدی مبلغ دار السلطنت فرانس میں

سیال پیرس میں چونکہ لنڈن میں احمدیہ مشن قائم کرنے کی غرض محض جزائر برطانیہ کو پیغام حق دینا ہی نہیں ۔ بلکہ اس شہر کی مرکزی حیثیت کو مد نظر رکھ کر دار الدعوۃ لندن اسے دنیا بھر میں جہاں تک ہو سکے پیغام پہنچانا مقصود ہے ۔ اس لئے ضروری سامان مہیا آجانے اور آسمانی سلسلہ کا پیغام باشندگان پیرس کو پہونچانے کی نیت سے مولوی فتح محمد سیال ۔ ایم اے ہفتہ گذشتہ میں پیرس تشریف لیگئے ۔ اور باوجود قلیل قیام بہت کام کیا ۔ جزاہ اللہ خیر الجزا ۔

پیرس میں پہلا دن دار السلطنت فرانس میں اندنوں مختلف ممالک کے مسلمان موجود ہیں ۔ اور سیاسی اغراض کے حصول اور حقوق دیئے جانے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں ۔ ان کے علاوہ خود فرانس کے کئی رشید فرزند اسلام کی دل پسند ۔ عام فہم ۔ معقول تعلیم کا اثر کر کے مسلمان ہو چکے ہیں ۔ اس لئے احمدی مبلغ کا کام ان تمام لوگوں کو پیاس کے وقت پانی دینا اور اندھیرے کے وقت نور دکھانا تھا ۔ چنانچہ اسی غرض سے سلسلہ ملاقات شروع کیا گیا اور فرانسیسی ۔ ٹیونس ۔ شامی ۔ عرب اور بائیجانی مسلمانوں سے ملاقاتیں ہوئیں ۔ سب کو مسیح موعود کی آمد کا پیغام پہونچایا گیا ۔

فرانسیسی نو مسلم جس طرح ووکنگ مشن قائم کئے جانے سے بہت قبل کئی انگریز مرد و عورتیں اسلام قبول کر چکے تھے ۔ اور اب تک انگریز مسلمانوں میں بذریعہ قلم اور خواجہ صاحب کے مشن کا تبلیغی میں وہی لوگ شمار ہوتے ہیں ۔ حالانکہ یہ لوگ جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں عرصہ سے مسلمان ہیں ۔ اسی طرح فرانس میں بھی فرانسیسی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے ۔ اور چوہدری صاحب نے مکرم [illegible] رفاقت [illegible] ڈاکٹر عباد اللہ بریٹن احمدی ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی پی ۔ ڈی جو فرانسیسی زبان جاننے کے باعث ترجمانی کا کام بھی کرتے رہے ہیں ۔ چند فرانسیسی نومسلموں سے ملاقات کی ۔ ان میں قابل ذکر موسیو شریف M. Sherif اور موسیو ڈینے M. Dinet تھے ۔ اول الذکر نے ایک کتاب فرانسیسی زبان میں لکھ کر ثابت کیا ہے ۔ کہ نپولین مسلمان تھا ۔ موخر الذکر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی ہے ۔ ان ہر دو سعید فرزندان فرانس کو سیدنا مسیح موعود کی بعثت اور احمدیت کے اصولوں سے آگاہ کیا ۔ مسٹر شریف نے سلسلہ کی سیاسی روش اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد پر عمل پیرا ہو کر مذہب کو سیاست پر ترجیح دینے کے اصول کو بہت پسند کیا ۔ اور مبلغ احمدیت سے مل کر نہایت خوشی کا اظہار کیا ۔ سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کی خواہش ظاہر کی ۔

دوسرے مسلمان فرانسیسی نومسلموں کے علاوہ ٹیونس ۔ شام ۔ عرب ۔ اور آذربائیجان کے مسلمانوں سے ملاقات ہوئی ۔ ہر ایک ملک کے نمائندوں کو مسلمانوں کی امید "مسیح موعود مہدی معہود" کی بعثت کا پیام دیا گیا ۔ شامی عربوں میں ایک نوجوان سید زین العابدین کا دوست تھا ۔ اور سید صاحب موصوف کی مذہبی زندگی کا مداح تھا ۔ آذربائیجان کے مسلمان اپنے ملک کی مصائب سے ملول اور پژمردہ خاطر تھے ۔ مگر وہ اس بشارت سے کہ روس جلد اسلام لائیگا خوش اور متحیر ہوئے ۔ چونکہ سب لوگ فرانسیسی زبان جانتے تھے ۔ اس لئے سب کو حضرت مسیح موعود کی تقریر جلسہ اعظم مذاہب کا فرانسیسی ترجمہ پیش کیا گیا ۔ اس طرح لنڈن میں رہنے والے احمدی مبلغ نے مسیح محمدی کی بعثت سے دیگر بلاد اسلامیہ کے مسلمان باشندوں کو آگاہ کر کے ۔ پھر مسلمان ہونے کی دعوت کا کام پیرس میں جا کر کامیابی سے کر دیا ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔

کرائیڈن میں لیکچر کرائیڈن Croydon کی تھیوسوفیکل لاج جو لنڈن کی اعلیٰ لاجوں میں سے ایک ہے ۔ اسلام پر چوہدری صاحب کا لیکچر رکھا تھا ۔ پہلا لیکچر اسقدر پسند کیا گیا ۔ کہ دوسرا لیکچر دینے کی درخواست سوسائٹی مذکور کی طرف سے کی گئی ۔ دوسرا لیکچر ہونے کے بعد تیسرے لیکچر کی دعوت دی گئی پہلے دو لیکچر اسلام اور اصول و ارکان اسلام پر ہوئے ۔ تیسرا لیکچر پیغمبر اسلام پر مقرر تھا ۔ اور چوہدری صاحب کے سفر پیرس کی وجہ سے ؎

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

اور اس عاجز نے سوسائٹی مقولہ بالا میں ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور آپکا زندہ نبی ہونا اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ذکر کیا ۔

تقریر کے بعد تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا موقعہ دیا گیا اور مسٹر Lewis Lincoln لوئیس لنکن نام ایک فاضل انگریز نے جو مصنف بھی ہیں کھڑے ہو کر نہ صرف تہ دل سے شکریہ ادا کیا ۔ بلکہ یہ بھی کہا ۔ کہ "۹ برس کے مطالعہ کے بعد جس رائے پر میں پہونچا ہوں ۔ آج میں اسلام میں اس کی تصدیق پاتا ہوں" اور ایک خاتون نے کہا ۔ "لیکچر تمام تر روحانی خوراک" تھا ۔ الحمد للہ علی ذالک

انشاء اللہ اس طرح میں احمدی مبلغین کے لیکچر آئندہ بھی ہونگے

عام تبلیغ کھلی ہوا کے اجلاس برابر ہفتہ میں چار دفعہ کئے جاتے ہیں ۔ اور خدا کے فضل سے نہایت معقول فہیم اور ذکی طبقہ کے مرد و عورتیں دین الحق میں دلچسپی لینے لگے ہیں ۔ گھنٹوں متواتر کھڑے احمدی مقررین کی تقریریں اور وعظ سنتے ہیں ۔ بیجا معترضین پر Shut up "چپ رہو" کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں ۔ لوگ گھر پر برابر آتے اور تحقیق کرتے ہیں ۔ راستوں میں بلا تعارف خلاف عادت ملک سلام کرتے ہیں ۔ گذشتہ ایتوار کو ایک نوجوان نے کہا ۔ تم اپنے سلسلہ کی زیادہ اشاعت کیوں نہیں کرتے یہ سب کو معلوم ہونا چاہئیے ۔ آج ایک شخص نے کہا "میرا ایک دوست سلسلہ احمدیہ میں بہت دلچسپی لیتا ہے ۔ وہ ملنے آئیگا"

غرض یہ کہ انگلستان میں دار التبلیغ قائم کرنے کا جو مقصد یعنی بلغ ما انزل الیک ہے ۔ اسے خدا کی تائید سے نہایت دیانت محنت اور شفقت کے ساتھ پورا کیا جا رہا ہے اور [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] حضور سرخرو ہو [illegible] ہمارے قلب میں مسرت پیدا کرتا ہے ۔ الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد [illegible]

(بقیہ از صفحہ ۲ کالم ۳)

۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء ۔ کل حضرت اقدس صبح ہی رکشا میں بیٹھ کر سیر کو تشریف لیگئے تھے۔ الحمدللہ حضور اب بالکل تندرست ہیں۔ نماز ظہر حضور نے خود پڑھائی چونکہ عرفات کا دن تھا۔ اس لئے نماز ظہر کے بعد حضور مع خدام تکبیریں پڑھتے ہوئے یکہ وٹا پہاڑی کی ایک بلندی پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں جاکر دو دو کر کے چار رکعتیں باجماعت ادا کیں۔ اور اس طرح قریباً ڈیڑھ گھنٹہ حضور اسلام کے ترقی جماعت کی ترقی کے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے بہت سی دعائیں مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ اور پھر نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے بھی پیسہ خرچ کر کے کچھ عید کارڈ بھیجے تھے۔ ہم نے بھی آج عید کارڈ بھیجے ہیں۔ اور وہ یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر خوب ہی درود شریف پڑھ کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے۔ کہ ان کو اور ان کے خلفاء کو اور تمام اولیاء اُمّت کو اور تمام پچھلے انبیاء کو حضور کی طرف سے۔ مقتدیوں (ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ خلیفہ تقی الدین صاحب۔ محمود اللہ شاہ صاحب۔ نیک محمد۔ عبدالاحد۔ عبدالقادر اور خاکسار) کی طرف سے۔ اور ان ساتھیوں کی طرف سے جو پیچھے کوٹھی پر رہ گئے تھے۔ سب کی طرف سے تحفہ عید پہنچایا جائے۔ اور تحفہ وہ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ مناسب اور بہتر سمجھے۔ آمین ٭

نیز فرمایا کہ وقت زیادہ گذر گیا تھا۔ اسلئے کچھ دعا کاٹنی پڑی۔

پھر فرمایا کوئی ایسی جگہ تلاش کرو۔ جو علیحدہ ہو۔ لیکن کوئی ایسی جگہ نہ ملی۔ تو فرمایا اچھا چلو راستہ میں ہی دعا کرتے جائینگے۔ چنانچہ دعائیں مانگتے ہوئے حضور واپس کوٹھی تشریف لے آئے ٭

امریکہ میں اشاعت احمدیّت

ایک معزز امریکن خاتون کا قبول اسلام

گذشتہ چار رپورٹوں میں ۳۰ اشخاص کے اس ملک میں عاجز کے ہاتھ پر داخل دین متین اسلام ہونے کی بشارت دے چکا ہوں۔ اس کے بعد ایک معزز خاتون بنام مسز سوبولیوسکی جو ایک تعلیم یافتہ عورت ہے۔ اور ایک اخبار میں عاجز کا ذکر پڑھ کر لیکچروں میں شامل ہوتی رہی۔ کتاب ٹیچنگ آف اسلام اور بعض دیگر کتب کا مطالعہ کر کے پورے غور و فکر کے بعد انشراح صدر کے ساتھ داخل اسلام ہوئی۔ اسلامی نام فاطمہ مصطفیٰ رکھا گیا۔ میں نے امریکہ آنے سے قبل لنڈن میں خواب دیکھا تھا۔ کہ یہاں آیا ہوں۔ ایک لیڈی کو مسلمان کیا ہے۔ اس کا نام فاطمہ مصطفیٰ رکھا ہے اس خواب کا ذکر لنڈن میں دوستوں سے اسی وقت کیا گیا تھا۔ اور بھی اس قسم کے بعض مبشرات تھے۔ جو زمانہ ابتلاء رکاوٹ میں مع تازہ مبشرات کے موجب اطمینان ہوتے رہے۔ جن میں سے ایک میں سرور عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض دیگر انبیاء کرام کی زیارت ہوئی تھی۔ اگرچہ قبل ازیں بعض دیگر خواتین بھی یہاں داخل اسلام ہو چکی ہیں۔ مگر اب تک اس لیاقت اخلاص اور روحانیت کی کوئی خاتون میرے سامنے نہ آئی تھی۔ جس کو یہ نام دینے کے واسطے میرا دل گواہی دیتا۔ سو خدا کا شکر اور تعریف ہے۔ جس کے فضل پر ہر کامیابی کا انحصار ہے۔ آئندہ آیت وار کو لیکچر اسلام میں ممانعت شراب پر ہوگا۔ انشاءاللہ

میرے زمانہ رکاوٹ پر اظہار ہمدردی کے اور امریکہ میں داخلہ پر اظہار خوشی اور ہمدردی کے بہت سے خطوط مبارکباد کے معزز دوستوں کی طرف سے پہنچے ہیں۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان سب ہمدردوں کو خدا کے پاک ہر شر اور بلاء سے بچائے رکھے۔ اور حسنات دارین عطا فرمادے۔ عاجز جب تک اس ملک میں ہے۔ اہل وطن کی ہر خدمت کے حتی المقدور بجا لانے کے واسطے طیار ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ٭ ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

مذکورہ بالا نو مسلمہ فاطمہ مصطفیٰ کے علاوہ دو مسلمان جن میں سے ایک صاحب البانیا ملک روم کے رہنے والے ہیں۔ اور دوسرے شام کے رہنے والے ہیں۔ اور اس ملک میں تجارت کرتے ہیں۔ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ البانین صاحب کا نام مسٹر اسلام جنرل چاٹو ہے۔ اور شامی صاحب کا نام کمال القادری ہے۔ یہاں کام دن بدن ترقی پر ہے۔ اور عاجز کو مصروفیت رہتی ہے۔ بعض نو مسلم بھائی انگریزی ٹائپ کے کام میں امداد کرتے ہیں ٭

محمد صادق عفا اللہ عنہ

اطلاع

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ناظر امور عامہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد سے ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں ان کی غیر حاضری میں چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے بطور قائمقام ناظر امور عامہ کام کریں گے ٭

مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے بھی حضرت اقدس کے ہمراہ ہیں۔ ان کی جگہ خاکسار بطور قائمقام ناظر تالیف و اشاعت کام کر رہا ہے ٭

خاکسار شیر علی عفا عنہ ناظر اعلیٰ۔ قادیان

تبلیغ و اشاعت کے لئے

التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح ایک فاضل کا لکھا ہوا مضمون ماہ اگست سنہ ۱۹۲۰ء کے رسالے میں ۴۸ صفحے پر چھپا ہے۔ جسمیں اس حدیث کی کامل تشریح اور تمام حوالے معتبر و مستند کتب مسلمہ اہل سنت و جماعت سے دیئے گئے ہیں۔ اور اعتراضات کے جواب بھی ہیں۔ یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ ۸؍ پر یہ رسالہ ملتا ہے۔ سکرٹریان تبلیغ و اشاعت انجمنہائے احمدیہ و دیگر ذی استطاعت اصحاب یہ رسالہ منگوا کر اپنے

اعلان

پچاس کے قریب ایسی وصایا دفتر میں موجود ہیں جن کا چندہ شرط اول عرصہ ہو گیا ہے۔ داخل نہیں ہوا موصیان کو کئی کئی بار خطوط لکھے گئے اور سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھی وصولی چندہ شرط اول کے واسطے تحریر کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ چندہ داخل کرنا۔ تو ایک طرف رہا جواب تک نہیں آیا۔ آخرش بعد انتظار ی ایک عرصہ دراز ایسے موصیان کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ شرط اول اپنا داخل فرماویں۔ ورنہ وصایا داخل دفتر کر دی جاویگی ٭

افسر بہشتی مقبرہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک ایس وی کی ضرورت

مدرسہ احمدیہ میں ایک ایسے احمدی S۔V کی ضرورت ہے جو تمام ورنیکلر مضامین پڑھا سکتا ہو۔ اور اردو سائنس جغرافیہ میں خاص مذاق رکھتا ہو۔

پس جو لوگ قادیان کی رہائش کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد ۱۵ ستمبر ۱۹۲۰ء تک دفتر مدرسہ احمدیہ میں بھجوا دیں ٭

تنخواہ حسب لیاقت ہوگی اور اس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ٭ خاکسار عبدالرحمان مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

وی پی آتے ہیں

جن دوستوں کی قیمت الفضل ماہ اگست میں ختم ہوتی ہے ان کے نام ستمبر کے پہلے ہفتہ کا کوئی ایک پرچہ وی پی ہوگا۔ جو صاحبان واپس کرینگے۔ ان کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت بند رہیگا بہتر ہے۔ کہ احباب بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیا کریں بعض وی پی کے روپے ہمیں چھ چھ ماہ تک وصول نہیں ہوتے اور اب تو (جیسا کہ بعض اخبارات میں اعلان ہوا ہے۔) وی پی پر ۳ آنہ زائد خرچ ہوا کریگے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ خود بخود منی آرڈر بھیدیں تو چھ روپے دو آنہ خرچ ہونگے۔ لیکن اگر ہم وی پی کے ذریعہ وصول کریں تو آپ کو چھ روپے پانچ آنہ ادا کرنے پڑینگے

ممالک غیر کی خبریں

مصر آزاد کر دیا گیا لنڈن ۲۳۔ اگست۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ لارڈ ملنر وزیر نو آبادیات برطانیہ اور زغلول پاشا کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جسکے رو سے برطانیہ نے مصر کی آزادی کو تسلیم کر لیا ہے۔

وزراء شام کا قتل پیرس ۲۲۔ اگست۔ عارضی حکومت شام وزیر اعظم اور ایک وزیر دمشق میں قتل کئے گئے ہیں وہ ضرع کو ٹرین میں جانیوالے تھے کہ مسلح حملہ آوروں نے ان پر قاتلانہ وار کیا۔ جس کے دوران میں وزیر اعظم۔ کونسل آف سٹیٹ کا صدر اور دو سنگالی سپاہی ہلاک ہوئے۔ اور ڈاک اور اسباب لوٹ لیا گیا۔

ہندوستان کا نیا کمانڈر انچیف لنڈن ۲۱۔ اگست۔ سر چارلس منرو کے بعد جنرل لارڈ راولنسن ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں سر چارلس منرو اس موسم خزاں کے اوائل میں سبکدوش ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ توقع ہے کہ موسم سرما کے شروع میں نارتھرن آرمی (شمالی فوج) کی کمان سر ولیم برڈوڈ کے حوالہ کی جائیگی۔

شاہ حجاز کو تحائف حال میں شاہ حجاز کو چند نفیس اور خوبصورت تحفے موصول ہوئے ہیں۔ جنمیں ایک جواہرات سے مرصع تلوار بھی شامل ہے۔ جو شہنشاہ جارج پنجم نے آپ کو روانہ کی ہے۔ نیز اپنا ایک فوٹو بھی ارسال کیا ہے۔ پرنس آف ویلز نے شاہ حجاز کو ایک گھڑی ارسال کی ہے۔ جو آج سے چھ سو سال پہلے کی بنی ہوئی ہے۔ شاہ اٹلی نے ایک موٹر کار بھیجی ہے۔ یہ موٹر کار چند مصری پارچات کے عوض میں ہے۔ جو شاہ حجاز نے شاہ اٹلی کو ارسال کئے تھے ٭

روسی افواج نے جرمن سرحد کو عبور کر لیا برلن ۲۲۔ اگست بقول ایک جرمن اخبار کے۔ روسی افواج نے ہنو پو کے مقام پر جرمن سرحد کو عبور کر لیا ہے۔ جہاں پر ایک بریگیڈ سٹاف دس افسر اور دس سپاہی جرمن علاقہ میں داخل ہوئے ہیں ٭

ہندوستان کی خبریں

موعودہ چندہ نہ دینے کے مقدمہ کا تصفیہ فرید پور راجندرا کالج کی کونسل نے جو ایک زمیندار پر اس بناء پر مقدمہ دائر کیا ہوا تھا کہ اس نے دو ہزار چندہ کا وعدہ کر کے ڈیڑھ ہزار نہیں دیا تھا۔ اب فریقین کا تصفیہ ہو گیا۔ اور مدعا علیہ نے ڈیڑھ ہزار روپیہ دیدیا ہے ٭

سرحدی اضلاع پنجاب میں شامل کئے جائیں شملہ ۲۳۔ اگست وائسریگل کونسل کے آئندہ اجلاس میں آنریبل مسٹر سچدانند سنہا ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کرینگے۔ کہ اضلاع پشاور ہزارہ کوہاٹ۔ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو سرحدی صوبہ سے نکالکر گورنمنٹ پنجاب کے سپرد کیا جائے۔

خلافت ڈیپوٹیشن کی ناکامی بمبئی ۲۲۔ اگست۔ مسٹر محمد علی نے خلافت ڈیپوٹیشن کی طرف سے مسٹر پٹیل کی معرفت ایک تار اس مطلب کا بھیجا ہے۔ کہ خلافت ڈیپوٹیشن نے مسئلہ خلافت کے متعلق مسلمانان ہندوستان کے خیالات کو باشندگان برطانیہ فرانس و اٹلی کے سامنے وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا۔ اور اب ان کے لئے یہ عذر نہیں رہا کہ ان کو اس بارہ میں کوئی معلومات حاصل نہیں۔ ہم نے ان ممالک کی گورنمنٹوں نیز گورنمنٹ جاپان کے سامنے بھی معاملات کو اصلی صورت میں پیش کر دیا۔ لیکن جہاں تک اتحادیوں کی متحدہ کارروائی کا تعلق ہے۔ انہوں نے اور خصوصاً گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمانوں کے مطالبات کو منظور نہیں کیا۔ اب۔ قوم جو حکم دیگی۔ ہم اس کے مطابق کارروائی کرینگے ٭

علیگڈھ کالج کو سرکاری امداد علیگڈھ کالج کا وظیفہ گورنمنٹ نے بارہ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار کر دیا ہے ٭

ڈاکخانہ کے محصول میں اضافہ ڈاکخانہ نے محصول بڑھانے کا اعلان کر دیا کہ یکم ستمبر سے کوئی وی پی پیکٹ یا پارسل نہ لیا جاویگا جب تک وہ